بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگِ مریسیع کے حالات و واقعات کا بیان نیز بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں نیز مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں کے لیے دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 09 اگست 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگِ مریسیع کے حوالے سے ذکر ہو رہا تھا۔ یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ عبد اللہ بن ابی نے آنحضرت ﷺ کے متعلق غلط باتیں کیں اور منافقانہ رویّہ اختیار کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں اس واقعے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جنگ کے اختتام کے بعد آنحضرت ﷺ نے چند دن تک مریسیع میں قیام فرمایا مگر اس قیام کے دوران منافقین کی طرف سے ایسا ناگوار واقعہ پیش آیا جس سے قریب تھا کہ کمزور مسلمانوں میں خانہ جنگی تک نوبت پہنچ جاتی۔ مگر آنحضرت ﷺ کی موقع شناسی اور مقناطیسی اثر نے اس کے خطرناک نتائج سے مسلمانوں کو بچا لیا۔

واقعہ یوں ہوا کہ حضرت عمرؓ کا ایک نوکر جہجاہ نامی مریسیع کے ایک چشمے پر پانی لینے گیا تو اتفاقاً اسی وقت ایک دوسرا شخص سنان نامی بھی، جو انصار کے حلیفوں میں سے تھا وہاں پانی لینے پہنچا۔ یہ دونوں شخص جاہل اور عامی لوگوں میں سے تھے۔ چشمے پر یہ دونوں شخص آپس میں لڑ پڑے۔ جہجاہ نے سنان کو ایک ضرب لگا دی، سنان نے زور زور سے چلّانا شروع کر دیا کہ اے انصار کے گروہ! میری مدد کے لیے آؤ۔ جب جہجاہ نے یہ دیکھا تو اس نے بھی مہاجرین کو اپنی مدد کے لیے بلایا۔ جن انصار و مہاجرین کے کانوں میں یہ آواز پہنچی وہ تلواریں لے کر چشمے کی جانب لپکے اور دیکھتے دیکھتے وہاں اچھا خاصا مجمع ہو گیا۔ قریب تھا کہ دونوں گروہ ایک دوسرے پر حملہ

آور ہو جاتے ایسے میں بعض سمجھدار لوگوں نے مہاجرین اور انصار کو الگ الگ کرواکر صلح صفائی کروادی۔ آنحضور ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے اسے جاہلیت کا مظاہرہ قرار دیا اور ناراضی کا اظہار فرمایا۔ جب منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سُلول کو اس واقعے کی اطلاع پہنچی تو اس نے اس فتنے کو پھر جگانا چاہا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو آنحضور ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف خوب اُکسایا اور یہاں تک کہہ دیا کہ جب ہم مدینے جائیں گے تو عزت والا شخص یا گروہ ذلیل شخص یا گروہ کو شہر سے باہر نکال دے گا۔ اُس وقت ایک مخلص مسلمان بچہ زید بن ارقمؓ وہاں موجود تھا اس نے یہ الفاظ سنے تو فوراً اپنے چچا کے ذریعے اس بات کی اطلاع آنحضور ﷺ کو پہنچائی۔ حضرت عمرؓ نے یہ الفاظ سنے تو غصّے سے بھر گئے اور رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ بن ابی کے قتل کی اجازت چاہی۔ مگر حضورِ اکرم ﷺ نے نرمی کا ارشاد فرمایا اور عبداللہ اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا۔ انہوں نے قسم کھائی کہ ہم نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔ آنحضور ﷺ نے اُسی وقت کُوچ کا حکم دیا اور مسلمان لشکر روانہ ہو گیا۔ اس موقعے پر اُسید بن حضیرؓ نے آنحضور ﷺ سے فوری بے وقت کُوچ کے متعلق دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم نے عبداللہ بن ابی کے الفاظ نہیں سنے۔ اُسید نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ ! آپ چاہیں تو مدینے پہنچ کر عبداللہ بن ابی کو شہر بدر کر سکتے ہیں۔

جب عبداللہ بن ابی کے بیٹے کو علم ہوا تو انہوں نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ! آپ مجھے حکم دیں تو مَیں فی الفور عبداللہ بن ابی کا سر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہ مَیں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا ہے اور نہ کسی کو ایسا حکم دیا ہے۔ ہم ضرور اس کے ساتھ حسنِ سُلوک کریں گے۔ اس سفر کے دوران رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جس میں زید بن ارقمؓ کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ یہ سارا واقعہ بیان کر کے فرماتے ہیں کہ جب لشکرِ اسلامی مدینے کے قریب پہنچا تو عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کا رستہ روک لیا اور کہا کہ مَیں تمہیں مدینے کے اندر داخل نہیں ہونے دوں گا تاوقتیکہ تم وہ الفاظ واپس نہ لو جو تم نے آنحضرت ﷺ کے خلاف استعمال کیے ہیں۔ جس منہ

سے یہ بات نکلی ہے کہ خدا کا نبی ذلیل ہے اور تم معزز ہو اسی منہ سے تمہیں یہ بات کہنی ہو گی کہ خدا کا نبی معزز ہے اور تم ذلیل ہو۔ عبد اللہ بن ابی بن سُلول حیران اور خوف زدہ ہو گیا اور کہنے لگا اے میرے بیٹے! مَیں تمہارے ساتھ اتفاق کرتا ہوں محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) معزز ہیں اور مَیں ذلیل ہوں۔ نَوجوان عبد اللہ نے اس بات پر اپنے باپ کو چھوڑ دیا۔

اس سفر کے دوران حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اونٹنی بھی گُم گئی تھی۔ منافقین میں سے ایک شخص اس پر خوشیاں منانے لگا اور ایک مجلس میں کہا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تو غیب کی بڑی بڑی خبریں مل جاتی ہیں تو کیا اِس اونٹنی کا علم نہیں ہو سکتا۔ مجلس میں موجود لوگوں نے اس کی منافقانہ باتیں سنیں تو اسے خود سے الگ کر دیا۔ وہ شخص رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مجلس میں پہنچا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس واقعے پر ایک شخص خوشیاں منا رہا ہے، غیب کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے اور اس نے مجھے اس اونٹنی کے متعلق بتا دیا ہے وہ سامنے اس گھاٹی میں ہے۔ اس پر وہ منافق شخص حیران اور ششدر رہ گیا اور بہت نادم ہوا اس نے اپنے ساتھیوں کی مجلس میں کہا کہ مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے معاملے میں شک تھا مگر آج سارے شک دُور ہو گئے اور گویا مَیں آج ہی مسلمان ہوا ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس کی مزید تفصیل اور واقعات ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوں گے۔ فرمایا اِس وقت مَیں بنگلہ دیش کے حالات کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ حکومت کے خلاف وہاں فساد ہوا تھا، حکومت تو ختم ہو گئی مگر فساد جاری ہے، کل سے تھوڑی سی بہتری آئی ہے۔ ان حالات سے جماعت مخالف گروہ نے فائدہ اٹھا کر احمدیوں کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ ہماری بعض مساجد میں توڑ پھوڑ کی گئی، اور انہیں جلایا گیا۔ جامعہ احمدیہ اور جماعتی عمارات کو نقصان پہنچایا گیا۔ وہاں توڑ پھوڑ کی گئی ہے اور سامان جلایا گیا ہے۔ کئی احمدی زخمی ہوئے ہیں ان کے گھروں کو جلایا گیا ہے، نقصان پہنچایا گیا ہے۔ بعض گھروں کو مکمل جلا دینے کی اطلاعات ہیں۔ بالکل لاقانونیت ہے۔

احمدیوں کو اُس علاقے میں جلسے کے دوران دو دفعہ نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن اُن کے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں مضبوط ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم یہ سب

برداشت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ رحم اور فضل فرمائے اور احمدیوں کو اپنی امان میں رکھے۔ مخالفین کی پکڑ فرمائے۔

اسی طرح پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں وہاں بھی پھر سخت حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آج کل ملاں اور مفاد پرست لوگ احمدیوں کے خلاف مزید سرگرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے نام پر یہ لوگ ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے بھی جلد سامان فرمائے۔

مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کی پکڑ کرے اور یہ ظلم ختم ہو۔

عمومی طور پر مسلمان دنیا کے لیے دعا کریں۔ یہ آپس میں جو ظلم کر رہے ہیں یہ ختم ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔ یہی ان کی بقا اور نجات کا رستہ ہے۔

آخر میں حضورِ انور نے دو مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا:

مکرم ڈاکٹر ذکاء الرحمٰن صاحب شہید ابن چودھری عبدالرحمٰن صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔ مرحوم کو گذشتہ دنوں جلسے کے ایام میں 53 برس کی عمر میں شہید کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مالی قربانیوں میں پیش پیش، خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والے، غریب مریضوں کا مفت علاج کرنے والے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ۲۔ محترمہ سعیدہ بشیر صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب۔ مرحومہ ملک غلام احمد صاحب مربی سلسلہ گھانا کی والدہ تھیں جو میدانِ عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنی والدہ کے جنازے اور تدفین میں شامل نہیں ہو سکے۔ مرحومہ تہجد گزار، پنجوقتہ نماز کی پابند، خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی، دعا گو، اللہ کی رضا پر راضی رہنے والی، نیک اور بزرگ خاتون تھیں۔

حضورِ انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔